60358 ـ بیس روز کے لیے سفر کیا اور نماز قصر کرتے رہے تو کیا ان پر قضاء لازم آتی ہے ؟

سوال

گرمیوں کی چھٹیوں میں ہم بیس روز کے لیے سیروسیاحت کی غرض سے گئے اور اس مدت میں ہم نماز قصر کرتے رہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی تفریح کے سفر اور چھ ماہ کی مدت میں بھی قصر کرتے رہے ہیں، کیا یہ کلام صحیح ہے ؟ اور کیا ہمارے ذمہ گزشتہ ایام کی قضاء ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جمہور علماء کا مسلك ہے کہ مسافر جس علاقے میں گیا ہے وہاں پر جب تك چار یا اس سے زيادہ روز اقامت کی نیت نہیں کرتا اس وقت تك اس کے لیے سفر کی رخصت پر عمل کرنا جائز ہے، چاہے وہ سفر علاج کے لیے ہو یا ملازمت اور کام کاج کے لیے، یا پھر سیروتفریح وغیرہ کے لیے.

آپ سوال نمبر (21091) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے مشہور یہی ہے کہ وہ مدت جس میں اقامت کی نیت سے نماز پوری ادا کرنا لازم ہے وہ اکیس نمازوں سے زيادہ ہے.

اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ: جب مسافر چار یوم کی اقامت کی نیت کرے تو نماز پوری ادا کرے گا، اور اگر اس سے کم کی نیت کرتا ہے قصر کرے گا، امام مالك اور شافعی رحمہما اللہ کا قول یہی ہے" انتہی

المغنی ابن قدامہ (2 / 65).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" اصل یہ ہے کہ بالفعل مسافر کے لیے چار رکعتی نماز قصر کرنے کی رخصت ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا

فرمان ہے:

اور جب تم زمين ميں سفر كرو تو تم پر نماز قصر كرنے ميں كوئى گناہ نہيں الآية

اور اس ليے كہ يعلى بن اميہ رحمہ اللہ كا قول ہے: وہ كہتے ہيں ميں نے عمر بن خطاب رضى اللہ تعالى عنہما كو كہا:

تم پر نماز قصر كرنے ميں كوئى گناہ نہيں، اگر تمہيں خدشہ ہو كہ كافر تمہيں فتنہ ميں ڈال دينگے.

تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے:

ميں نے اسى چيز سے تعجب كيا جس سے تم تعجب كر رہے ہو، اور رسول ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا تو انہوں نے فرمايا:

" يہ صدقہ ہے جو اللہ تعالى نے تم پر صدقہ كيا ہے، چنانچہ تم اللہ تعالى كا صدقہ قبول كرو "

اسے امام مسلم نے روايت كيا ہے.

اور مسافر بالفعل جو چار دن اور راتيں يا اس سے كم اقامت اختيار كرے اس كے حكم ميں معتبر ہو گا، كيونكہ حديث ميں ثابت ہے كہ:

جابر اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہم بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم حجۃ الوداع كے موقع پر چار ذوالحجہ كى صبح مكہ پہنچے اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے چار، پانچ، چھ اور سات كى اقامت اختيار كى اور آٹھ كى فجر نماز ابطح ميں ادا كى، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ان ايام ميں نماز قصر كرتے رہے"

اور انہوں نے اقامت كى نيت كر ركھى تھى جيسا كہ معلوم ہے، چنانچہ جو شخص بھى مسافر ہو اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اقامت جتنى مدت كى اقامت اختيار كرنے كى نيت كرے يا اس سے كم تو وہ نماز قصر كرے گا، اور جس نے اس سے زيادہ اقامت كى نيت كى وہ نماز پورى ادا كرے گا كيونكہ وہ مسافر كے حكم ميں نہيں.

ليكن جو شخص اپنے سفر ميں چار يوم سے زيادہ ايام كى اقامت اختيار كرے اور اس نے اقامت كى نيت نہ كى ہو، بلكہ اس كا عزم اور ارادہ ہو كہ جب اس كى حاجت اور ضرورت پورى ہو گئى وہ واپس پلٹ جائيگا؛ مثلا جو شخص ميدان جہاد ميں ہو، يا پھر حكمران يا بيمارى وغيرہ نے اسے روك ليا ہو، يا سامان تجارت كى فروخت نے روك ركھا ہو، تو يہ شخص مسافر شمار ہو گا، اور اسے چار ركعتى نماز قصر كرنے كا حق ہے، چاہے مدت كتنى بھى لمبى ہو

جائے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر انیس روز تك نماز قصر کرتے رہے، اور غزوہ تبوك کے موقع پر نصاری سے جہاد کے لیے بیس روز تك رہے، اور صحابہ کرام کو قصر نماز پڑھاتے رہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنے اور اقامت کی نیت نہیں کی تھی، بلکہ سفر کی نیت پر تھے کہ جب اپنی ضرورت پوری کر لیں گے واپس پلٹ جائینگے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 109).

دوم:

جیسا کہ سوال میں بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام چھ ماہ تك تفریح کے لیے نکلتے، ایسا بالکل نہیں صحابہ کرام کبھی بھی چھ ماہ تك تفریح کے لیے نہیں نکلے، لیکن صحابہ کرام کا سفر تو جہاد اور طلب علم اور رزق حلال کے حصول کے لیے ہوتا تھا، یا دوسری دینی اور دنیاوی مصلحتوں کی خاطر، ان میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما شامل ہیں جو آذربائجان میں چھ ماہ تك رہے، کیونکہ ان کے راستے میں برف حائل تھی اس صورت میں وہ نماز قصر کرتے رہے.

سوم:

سفر کے شبہ والی مدت میں آپ نے جو نمازیں قصر کی ہیں آپ کے ذمہ ان کی قضاء نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

سعودیہ کی جانب سے جرمنی میں ایك شخص کو سفارت خانہ میں مبعوث کیا گیا جو تقریبا ڈیڑھ برس سے نماز قصر کرتا رہا ہے اس کا حکم کیا ہے ؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

" سفر کے شبہ کی بنا پر آپ پر قصر کر کے یا پھر وقت سے مؤخر کر کے ادا کردہ نمازوں کی قضاء نہیں، یا جو نمازیں آپ نے جمع کی ہیں ان کی قضاء نہیں ہے.

لیکن مستقبل میں آئندہ آپ پر چار رکعتی نماز میں چار رکعت اور ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرنا واجب ہے؛ کیونکہ آپ کے لیے سفر کا حکم نہیں اس کا سبب یہ ہے کہ آپ نے اقامت کا عزم کر رکھا ہے جو قصر وغیرہ کرنے میں مانع ہے، وہ یہ کہ چار یوم سے زیادہ اقامت کا عزم کیا جائے تو قصر نہیں ہو سکتی.

آپ کو چاہیے کہ اگر میسر ہو تو نماز باجماعت ادا کریں، اور اکیلے نماز نہ ادا کریں " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 155).

واللہ اعلم .